بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خلافت نمبر

جلد ١
نمبر ٢٨

النور

لِّيُخْرِجَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى

یکم مئی ١٩٨٠

مرتبہ
عطاء اللہ کلیم

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

رسُولوں کے وجود کو ظلّی طور پر قائم رکھنے کا آسمانی نظام :-

"چونکہ کسی انسان کے لئے دائمی طور پر بقا نہیں لہذا خدا تعالیٰ نے ارادہ کیا کہ رسولوں کے وجود کو جو تمام دنیا کے وجودوں سے اشرف و اولیٰ ہیں ظلّی طور پر ہمیشہ کے لئے تا قیامت قائم رکھے۔ سو اسی غرض سے خدا تعالیٰ نے خلافت کو تجویز کیا تا دنیا کبھی اور کسی زمانہ میں برکاتِ رسالت سے محروم نہ رہے۔"
(شہادۃ القرآن ص ۵۸)

طوفانِ حوادث سے حفاظت کا ذریعہ

"جب کوئی رسول یا مشائخ وفات پاتے ہیں تو دنیا پر ایک زلزلہ آجاتا ہے اور وہ ایک بہت ہی خطرناک وقت ہوتا ہے مگر خدا کسی خلیفہ کے ذریعہ اس کو مٹاتا ہے اور پھر گویا اس امر کا از سرِ نَو اس خلیفہ کے ذریعہ اصلاح و استحکام ہوتا ہے۔"

(الحکم ۱۴ر اپریل ١٩٠٨ء)

جماعتِ احمدیہ میں خلافت کے آسمانی نظام کے قیام کی بشارت :-

"یہ خدا تعالیٰ کی سُنّت ہے اور جب سے کہ اس نے انسان کو زمین میں پیدا کیا ہمیشہ اس سُنّت کو وہ ظاہر کرتا رہا ہے کہ وہ اپنے نبیوں اور رسولوں کی مدد کرتا ہے اور ان کو غلبہ دیتا ہے۔۔۔۔۔ اور جس راستبازی کو وہ دنیا میں پھیلانا چاہتے ہیں اس کی تخم ریزی انہیں کے ہاتھ سے کر دیتا ہے لیکن اس کی پوری تکمیل ان کے ہاتھ سے نہیں کرتا بلکہ ایسے وقت میں ان کو وفات دے کر جو بظاہر ایک ناکامی کا خوف اپنے ساتھ رکھتا ہے مخالفوں کو ہنسی اور ٹھٹھے اور طعن و تشنیع کا موقع دے دیتا ہے۔ اور جب وہ ہنسی ٹھٹھا کر چکتے ہیں تو پھر ایک دوسرا ہاتھ اپنی قدرت کا دکھاتا ہے اور ایسے اسباب پیدا کر دیتا ہے جنکے ذریعہ سے وہ مقاصد جو کسی قدر ناتمام رہ گئے تھے اپنے کمال کو پہنچتے ہیں۔ غرض دو قسم کی قدرت ظاہر کرتا

(باقی اگلے صفحہ پر)

ہے (۱) اوّل خود نبیوں کے ہاتھ سے اپنی قدرت کا ہاتھ دکھاتا ہے (۲) دوسرے ایسے وقت میں جب نبی کی وفات کے بعد مشکلات کا سامنا پیدا ہو جاتا ہے اور دشمن زور میں آجاتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ اب کام بگڑ گیا اور یقین کر لیتے ہیں کہ اب یہ جماعت نابود ہو جائے گی اور خود جماعت کے لوگ بھی تردد میں پڑ جاتے ہیں اور ان کی کمریں ٹوٹ جاتی ہیں اور کئی بدقسمت مرتد ہونے کی راہیں اختیار کر لیتے ہیں تب خدا تعالیٰ دوسری مرتبہ اپنی زبردست قدرت ظاہر کرتا ہے اور گرتی ہوئی جماعت کو سنبھال لیتا ہے۔ پس وہ جو اخیر تک صبر کرتا ہے خدا تعالیٰ کے اس معجزہ کو دیکھتا ہے جیسا کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے وقت ہوا جبکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی موت ایک بے وقت موت سمجھی گئی اور بہت سے بادیہ نشین نادان مرتد ہو گئے اور صحابہؓ بھی مارے غم کے دیوانوں کی طرح ہو گئے تب خدا تعالیٰ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کو کھڑا کر کے دوبارہ اپنی قدرت کا نمونہ دکھایا اور اسلام کو نابود ہوتے ہوتے تھام لیا.... سو اے عزیزو! جبکہ قدیم سے سُنّت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے تا کہ مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلا دے۔ سو اب ممکن نہیں کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سُنّت کو ترک کر دے اِس لئے تم میری اس بات سے جو میں نے تمہارے پاس بیان کی غمگین مت ہو اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔ اور وہ دوسری قدرت نہیں آسکتی جب تک میں نہ جاؤں لیکن جب میں جاؤں گا تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی۔"

(الوصیۃ)

○ ○ ○

ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ

خلیفہ بنانا انسان کا کام نہیں

"میں نے تمہیں بارہا کہا ہے اور قرآن مجید سے دکھایا ہے کہ خلیفہ بنانا انسان کا کام نہیں ہے بلکہ خدا تعالیٰ کا کام ہے۔ آدم کو خلیفہ بنایا کس نے؟ اللہ تعالیٰ نے۔ فرمایا۔ اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَۃً اس خلافتِ آدمؑ پر فرشتوں نے اعتراض کیا کہ حضور وہ مُفْسِدٌ فِی الْاَرْض اور مُسْفِكُ الدَّم۔ مگر انہوں نے اعتراض کر کے کیا پھل پایا۔ تم قرآن مجید میں پڑھ لو کہ آخر انہیں آدم کے لئے سجدہ کرنا پڑا۔ پس اگر کوئی مجھ پر اعتراض کرے اور وہ اعتراض کرنے والا فرشتہ بھی ہو تو میں اسے کہہ دوں گا کہ آدم کی خلافت کے سامنے سر بسجود ہو جاؤ تو بہتر ہے اور اگر وہ اِبَاء و استکبار کو اپنا شعار بنا کر ابلیس بنتا ہے تو پھر یاد رکھے کہ ابلیس کو آدمؑ کی مخالفت نے کیا پھل دیا۔

پھر میں کہتا ہوں کہ اگر کوئی فرشتہ بن کر بھی میری خلافت پر اعتراض کرتا ہے تو سعادت مند فطرت اُسے اُسْجُدُوْا لِاٰدَمَ کی طرف لے آئے گی۔ اگر ابلیس ہے تو وہ اس دربار سے نکل جائے گا۔ پھر دوسرا خلیفہ داؤدؑ تھا۔ یَادَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰكَ خَلِیْفَۃً فِی الْاَرْضِ داؤد کو بھی خدا ہی نے خلیفہ بنایا۔ اس کی مخالفت کرنے والوں نے تو یہاں تک ایجی ٹیشن کی کہ وہ انارکسٹ لوگ آپ کے قلعہ پر حملہ آور ہوئے اور کود پڑے مگر جس کو خدا نے خلیفہ بنایا تھا کون تھا جو اس کی مخالفت کر کے نیک نتیجہ دیکھ سکے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کو خلیفہ بنایا.... کیا تم نہیں دیکھتے کروڑوں انسان ہیں جو ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما پر درود پڑھتے ہیں۔ میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ مجھے بھی خدا ہی نے خلیفہ بنایا ہے۔" (بدر ۴ر جولائی ۱۹۱۲ء)

خلیفہ بنانا جنابِ الٰہی کا کام ہے

"کسی قسم کا خلیفہ ہو اس کا بنانا جنابِ الٰہی کا کام ہے۔ آدم کو بنایا تو اُس نے۔ داؤد کو بنایا تو اُس نے۔ ہم سب کو بنایا تو اس نے۔ پھر حضرت نبی کریمؐ کے جانشینوں کو ارشاد ہوتا ہے وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِی الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَیُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِیْنَهُمُ الَّذِی ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَیُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا۔ جو مومنوں میں سے خلیفہ ہوتے ہیں ان کو بھی اللہ ہی بناتا ہے۔ ان کو خوف پیش آتا ہے مگر خدا تعالیٰ ان کو تمکنت عطا کرتا ہے جب کسی قسم کی بدامنی پھیلے تو اللہ ان کے لئے امن کی راہیں نکال دیتا ہے۔ جو ان کا منکر ہو اس کی پہچان یہ ہے کہ اعمالِ صالحہ میں کمی ہوتی چلی جاتی ہے اور وہ دینی کاموں سے رہ جاتا ہے۔

جنابِ الٰہی نے ملائکہ کو فرمایا کہ میں خلیفہ بناؤں گا کیونکہ وہ مقربین کو کسی آئندہ معاملہ کی نسبت جب چاہے اطلاع دیتا ہے۔ ان کو اعتراض سوجھا جو ادب سے پیش کیا۔ ایک دفعہ ایک شخص نے مجھے کہا۔ حضرت صاحب نے دعویٰ تو کیا ہے مگر بڑے بڑے علماء اس پر اعتراض کرتے ہیں۔ میں نے کہا وہ خواہ کتنے بڑے ہیں مگر فرشتوں سے بڑھ کر تو نہیں۔ اعتراض تو انہوں نے بھی کر دیا اور کہا اَتَجْعَلُ فِیْهَا مَنْ یُّفْسِدُ فِیْهَا وَیَسْفِكُ الدِّمَآءَ کیا تُو اسے خلیفہ بناتا ہے جو بڑا فساد ڈالے اور خون ریزی کرے۔ یہ اعتراض ہے مگر مولیٰ ہم تجھے پاک ذات سمجھتے ہیں تیری حمد کرتے ہیں تیری تقدیس کرتے ہیں۔ خدا کا انتخاب صحیح تھا مگر خدا کے انتخاب کو ان کی عقلیں کب پا سکتی تھیں۔"

(الفضل ۱۷ ستمبر ۱۹۱۳ء صفحہ ۱۵)

خدا نے جس کو حقدار سمجھا خلیفہ بنا دیا

".... اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے جس کو حقدار سمجھا خلیفہ بنا دیا۔ جو اس کی مخالفت کرتا ہے وہ جھوٹا اور فاسق ہے۔ فرشتے بن کر اطاعت اور فرمانبرداری اختیار کرو۔" (بدر ۴ر جولائی ۱۹۱۲ء)

مجھے خدا نے خلیفہ بنایا ہے

"مجھے خدا نے خلیفہ بنا دیا ہے اب نہ تمہارے کہنے سے معزول ہو سکتا ہوں اور نہ کسی میں طاقت ہے کہ وہ معزول کرے.... دیکھو میری دعائیں عرش میں بھی سُنی جاتی ہیں۔ میرا مولا میرے کام میری دعا سے بھی پہلے کر دیتا ہے۔ میرے ساتھ لڑائی کرنا خدا سے لڑائی کرنا ہے.... جو حضرت صاحب کے فیصلہ کے خلاف کرتا ہے وہ احمدی نہیں۔ جن پر حضرت صاحب نے گفتگو نہیں کی اُن پر بولنے کا تمہیں خود کوئی حق نہیں جب تک ہمارے دربار سے تم کو اجازت نہ ملے۔ پس جب تک خلیفہ نہیں بولتا یا خلیفہ کا خلیفہ دنیا میں نہیں آتا ان پر رائے زنی نہ کرو۔" (بدر ۱۱ر جولائی ۱۹۱۲ء)

اب میں اِس کُرتے کو ہرگز نہیں اُتار سکتا

"حضرت صاحب کی تصنیف میں معرفت کا ایک نکتہ ہے وہ میں تمہیں کھول کر سناتا ہوں، جس کو خلیفہ بنانا تھا اس کا معاملہ تو خدا کے سپرد کر دیا اور ادھر چودہ اشخاص کو فرمایا کہ تم بحیثیتِ مجموعی خلیفۃ المسیح ہو۔ تمہارا فیصلہ قطعی فیصلہ ہے اور گورنمنٹ کے نزدیک بھی وہی قطعی ہے۔ پھر ان چودہ کے چودہ کو باندھ کر ایک شخص کے ہاتھ پر بیعت کرا دی کہ اسے اپنا خلیفہ مانو اور اس طرح تمہیں اکٹھا کر دیا۔ پھر نہ صرف چودہ کا بلکہ تمام قوم کا میری خلافت پر اجماع ہو گیا۔ اب جو اجماع کے خلاف کرنے والا ہے وہ خدا کا مخالف ہے چنانچہ فرماتا ہے۔

وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا۝

مَیں نے الوصیّت کو خوب پڑھا ہے واقعی چودہ آدمیوں کو خلیفۃ المسیح قرار دیا ہے اور ان کی کثرت رائے کے فیصلہ کو قطعی فرمایا۔ اب دیکھو کہ ان ہی متقیوں نے (جن کو حضرت صاحب نے اپنی خلافت کے لئے منتخب فرمایا) اپنی تقویٰ کی رائے سے اپنی اجماعی رائے سے ایک شخص کو اپنا خلیفہ اور امیر مقرر کیا اور پھر نہ صرف خود بلکہ ہزارہا ہزار لوگوں کو اس کشتی پر چڑھایا جس پر خود سوار ہوئے تو کیا خدا تعالیٰ ساری قوم کا بیڑا غرق کردے گا۔ ہرگز نہیں۔ پس تم کان کھول کر سنو۔ اگر اب اس معاہدہ کے خلاف کروگے تو اَعْقَبَهُمْ نِفَاقًا فِيْ قُلُوْبِهِمْ کے مصداق بنوگے۔ مَیں نے تمہیں یہ کیوں سنایا اس لئے کہ تم میں بعض نافہم ہیں جو بار بار کمزوریاں دکھاتے ہیں۔ مَیں نہیں سمجھتا کہ وہ مجھ سے بڑھ کر جانتے ہیں۔

خدا تعالیٰ نے جس کام پر مجھے مقرر کیا ہے مَیں بڑے زور سے خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اب مَیں اس کُرتے کو ہرگز نہیں اُتار سکتا۔ اگر سارا جہان بھی اور تم بھی میرے مخالف ہو جاؤ تو مَیں تمہاری بالکل پرواہ نہیں کرتا اور نہ کروں گا۔ خدا کے مامور کا وعدہ ہے اور اس کا مشاہدہ ہے کہ وہ اِس جماعت کو ہرگز ضائع نہیں کرے گا۔ اس کے عجائباتِ قدرت بہت عجیب ہیں اور اس کی نظر بہت وسیع ہے۔ تم معاہدہ کا حق پورا کرو پھر دیکھو کس قدر ترقی کرتے ہو اور کیسے کامیاب ہوتے ہو۔" (اخبار بدر ۲۱۔ اکتوبر ۱۹۰۹ء صلا کالم ۱)

●●●

ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ

خلیفہ خدا ہی بناتا ہے

"خلیفہ خدا بناتا ہے، اس کے بنانے میں انسانی ہاتھ نہیں ہوتا، نہ وہ خود خواہش کرتا ہے اور نہ کسی منصوبے کے ذریعہ وہ خلیفہ ہوتا ہے بلکہ بعض دفعہ تو ایسے حالات میں ہوتا ہے جبکہ اس کا خلیفہ ہونا بظاہر ناممکن سمجھا جاتا ہے۔ چنانچہ یہ الفاظ کہ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ خود ظاہر کرتے ہیں کہ خلیفہ خدا ہی بناتا ہے۔ کیونکہ جو وعدہ کرتا ہے وہی دیتا ہے۔ بعض لوگ غلطی سے یہ کہتے ہیں کہ اس وعدے کا یہ مطلب ہے کہ لوگ جس کو چاہیں خلیفہ بنالیں خدا اس کو اپنا انتخاب قرار دے دیگا مگر یہ ایسی ہی بات ہے جیسے ہمارے ایک اُستاد کا یہ طریق ہُوا کرتا تھا کہ جب وہ مدرسہ میں آتا اور کسی لڑکے سے خوش ہوتا تو کہتا اچھا تمہاری جیب میں جو پیسہ ہے وہ مَیں نے تمہیں انعام میں دے دیا۔ یہ بھی ویسا ہی وعدہ بن جاتا ہے کہ اچھا تم کسی کو خود ہی خلیفہ بنالو اور پھر یہ سمجھ لو کہ اسے مَیں نے بنایا ہے۔ اور اگر یہی بات ہو تو پھر انعام کیا ہُوا؟ اور ایمان اور عملِ صالح پر قائم رہنے والی جماعت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی طرف سے محبت کا امتیازی سلوک کونسا ہُوا؟ وعدہ تو جو کرتا ہے وہی اسے پورا بھی کیا کرتا ہے نہ یہ کہ وعدہ تو وہ کرے اور اسے پورا کوئی اَور کرے۔ پس اِس آیت میں پہلی بات یہ بتائی گئی ہے کہ خلفاء کی آمد خدا تعالیٰ کی طرف سے ہوگی۔ ظاہری لحاظ سے بھی یہ بات ثابت ہوتی ہے کیونکہ کوئی شخص خلافت کی خواہش کرکے خلیفہ نہیں بن سکتا۔ اسی طرح کسی منصوبے کے ماتحت بھی کوئی خلیفہ نہیں بن سکتا۔ خلیفہ وہی ہوگا جسے خدا بنانا چاہے گا۔ بلکہ بسا اوقات وہ ایسے حالات میں خلیفہ ہوگا جبکہ دنیا اس کے خلیفہ ہونے کو ناممکن خیال کرتی ہوگی۔"
(خلافتِ راشدہ ص۱۵۳، ص۱۵۴)

خدا تعالیٰ کی مقرر کردہ آخری اتھارٹی

"اسلامی اصول کے مطابق یہ صورت ہے کہ جماعت خلیفہ کے ماتحت ہے اور آخری اتھارٹی جسے خدا نے مقرر کیا اور جس کی آواز آخری آواز ہے وہ خلیفہ کی آواز ہے کسی انجمن، کسی شوریٰ یا کسی مجلس کی نہیں ہے یہی وہ بات ہے جس پر جماعت کے دو ٹکڑے ہوگئے۔

خلیفہ کا انتخاب ظاہری لحاظ سے بے شک تمہارے ہاتھوں میں ہے، تم اس کے متعلق دیکھ سکتے اور غور کرسکتے ہو مگر باطنی طور پر خدا کے اختیار میں ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے خلیفہ ہم قرار دیتے ہیں اور جب تک تم لوگ اپنی اصلاح کی فکر رکھوگے ان قواعد اور اصول کو نہ بھولوگے جو خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے ضروری ہیں تم میں خدا خلیفہ مقرر کرتا رہے گا اور اسے وہ عصمت حاصل رہے گی جو اس کام کے لئے ضروری ہے۔"
(رپورٹ مجلس مشاورت منعقدہ اپریل ۱۹۲۵ء ص۳۱)

خلیفہ کو اُمّتِ اسلامیہ معزول نہیں کرسکتی

"ایک اعتراض یہ کیا جاتا ہے کہ جب خلیفہ انتخاب سے ہوتا ہے تو پھر اُمّت کے لئے اس کا عزل بھی جائز ہُوا؟ اس کا جواب یہ ہے کہ گو خلیفہ کا تقرر انتخاب کے ذریعہ سے ہوتا ہے لیکن آیت کی نصِ صریح اس امر پر دلالت کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ امّت کو اپنے فیصلے کا اس امر میں ذریعہ بناتا ہے اور اس کے دماغ کو خاص طور پر روشنی بخشتا ہے لیکن مقرر اصل میں اللہ تعالیٰ ہی کرتا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ کہ وہ خود ان کو خلیفہ بنائے گا۔ پس گو خلفاء کا انتخاب مومنوں کے ذریعہ سے ہوتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ کا الہام لوگوں کے دلوں کو اصل حقدار کی طرف متوجہ کر دیتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ بتاتا ہے کہ ایسے خلفاء میں مَیں فلاں فلاں خاصیتیں پیدا کر دیتا ہوں اور یہ خلفاء ایک انعامِ الٰہی ہوتے ہیں۔ پس اس صورت میں اس اعتراض کی تفصیل یہ ہوئی کہ کیا امّت کو حق نہیں کہ وہ اس شخص کو ـــ جو کامل موحد ہے، جس کے دین کو اللہ تعالیٰ نے قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے، جس کے لئے خدا نے تمام خطرات کو دُور کرنے کا وعدہ کیا ہے اور جس کے ذریعہ سے وہ شرک کو مٹانا چاہتا ہے اور جس کے ذریعہ سے وہ اسلام کو محفوظ کرنا چاہتا ہے ـــ معزول کردے۔ ظاہر ہے کہ ایسے شخص کو امّتِ اسلامیہ معزول نہیں کرسکتی۔ ایسے شخص کو تو شیطان کے چیلے ہی معزول کریں گے۔"
(خلافتِ راشدہ ص۲۳۰، ص۲۳۱)

خدا نے مجھے خود خلیفہ چُنا

"صرف خلیفہ ہی اپنی زندگی میں دوسرے خلیفہ کو خلافت کے لئے نامزد کرسکتا ہے جیسا کہ حضرت خلیفہ اوّلؓ نے ۱۹۱۰ء میں مجھے نامزد کیا تھا مگر خدا تعالیٰ نے فضل کیا اور وہ بیماری سے بچ گئے اور خدا تعالیٰ نے جماعتِ احمدیہ کے فیصلہ سے مجھے خلیفہ بنوایا۔ اگر خدانخواستہ اُس وقت حضرت خلیفہ اوّلؓ فوت ہوجاتے تو اُن کی اولاد بڑ مارتی کہ یہ خلافت ہمارے باپ کی دی ہوئی ہے مگر اللہ تعالیٰ نے مجھے اس لعنت سے بچا لیا اور سورۃ نور کے حکم کے مطابق مجھے خود خلیفہ چُنا اور بعد کے واقعات نے ثابت کر دیا کہ مَیں خدا تعالیٰ کا بنایا ہُوا خلیفہ ہوں۔" (الفضل ۳۰ر جولائی ۱۹۵۶ء)

مبارک وہ جو خدا کے فیصلہ کو قبول کرے

"اب کون ہے جو مجھے خلافت سے معزول کرسکے خدا نے مجھے خلیفہ بنایا ہے اور خدا تعالیٰ اپنے انتخاب میں غلطی نہیں کرتا۔ اگر سب دنیا مجھے مان لے تو میری

خلافت بڑی نہیں ہوسکتی اور سب کے سب خدانخواستہ مجھے ترک کر دیں تو بھی خلافت میں فرق نہیں آسکتا۔ جیسے نبی اکیلا بھی نبی ہوتا ہے اسی طرح خلیفہ اکیلا بھی خلیفہ ہوتا ہے۔ پس مبارک ہے وہ جو خدا کے فیصلہ کو قبول کرے۔"

(اشتہار "کون ہے جو خدا کے کام کو روک سکے"! ص۸، ص۱۱)

خدا کی پہنائی ہوئی قبائیں کبھی نہیں اُتاروں گا

"اس شخص کو خدا کی معرفت سے کوئی حصہ نہیں ملا اور وہ خدا کی حکمتوں کے سمجھنے کی اہلیت ہی نہیں رکھتا جو مجھے کہتا ہے کہ آپ خلافت کو چھوڑ دیں۔ اس نادان کو کیا معلوم ہے کہ اس کے چھوڑنے کا کیا نتیجہ ہوگا۔ پس حضرت عثمانؓ کی طرح میں نے بھی کہا کہ جو قبا مجھے خدا تعالیٰ نے پہنائی ہے وہ میں کبھی نہیں اُتاروں گا خواہ ساری دُنیا اس کے چھیننے کے درپے ہو جائے۔ پس میں اب آگے ہی آگے بڑھوں گا خواہ کوئی میرے ساتھ آئے یا نہ آئے۔ مجھے خدا تعالیٰ نے بتایا ہے کہ ابتلا آئیں گے مگر انجام اچھا ہوگا۔ پس کوئی میرا مقابلہ کر کے دیکھ لے خواہ وہ کوئی ہو انشاء اللہ میں کامیاب رہوں گا اور مجھے کسی کے مقابلہ کی خدا کے فضل سے کچھ بھی پرواہ نہیں ہے۔" (برکاتِ خلافت ص۲۲)

تمہاری ترقیات خلافت کے ساتھ وابستہ ہیں

"خلافت اسلام کے اہم مسائل میں سے ایک مسئلہ ہے۔ اور اسلام کبھی ترقی نہیں کر سکتا جب تک خلافت نہ ہو۔ ہمیشہ خلفاء کے ذریعہ اسلام نے ترقی کی ہے اور آئندہ بھی اسی ذریعہ سے ترقی کرے گا اور ہمیشہ خدا تعالیٰ خلفاء مقرر کرتا رہا ہے اور آئندہ بھی خدا تعالیٰ ہی خلفاء مقرر کرے گا۔۔۔

پس تم خوب یاد رکھو کہ تمہاری ترقیات خلافت کے ساتھ وابستہ ہیں اور جس دن تم نے اس کو نہ سمجھا اور اسے قائم نہ رکھا وہی دن تمہاری ہلاکت اور تباہی کا دن ہوگا۔ لیکن اگر تم اس کی حقیقت کو سمجھے رہو گے اور اسے قائم رکھو گے تو پھر اگر ساری دُنیا مل کر بھی تمہیں ہلاک کرنا چاہے گی تو نہیں کر سکے گی اور تمہارے مقابلہ میں بالکل ناکام و نامراد رہے گی۔ جیسا کہ مشہور ہے اسفندیار ایسا تھا کہ اس پر تیر اثر نہ کرتا تھا۔ تمہارے لئے ایسی حالت خلافت کی وجہ سے پیدا ہو سکتی ہے۔ جب تک تم اس کو پکڑے رکھو گے تو کبھی دنیا کی مخالفت تم پر اثر نہ کر سکے گی۔ بے شک افراد مریں گے، مشکلات آئیں گی، تکالیف پہنچیں گی مگر جماعت کبھی تباہ نہ ہوگی بلکہ دن بدن بڑھے گی اور اس وقت تم میں سے کسی کا دشمنوں کے ہاتھوں مرنا ایسا ہی ہوگا جیسا کہ مشہور ہے کہ اگر ایک دیو کٹتا ہے تو ہزاروں پیدا ہو جاتے ہیں تم میں سے اگر ایک مارا جائے گا تو اس کی بجائے ہزاروں اس کے خون کے قطروں سے پیدا ہو جائیں گے۔"

(درس القرآن المجید مطبوعہ ۱۹۲۱ء)

خلافت کی مخالفت اور اس کا انجام

"میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک شخص خلافت پر اعتراض کرتا ہے۔ میں اُسے کہتا ہوں اگر تم سچے اعتراض تلاش کر کے بھی میری ذات پر کرو گے تو خدا کی تم پر لعنت ہوگی اور تم تباہ ہو جاؤ گے کیونکہ جس درجہ پر خدا نے مجھے کھڑا کیا ہے اس کے متعلق وہ غیرت رکھتا ہے۔

دراصل اس مقام کی عزت کیلئے خدا تعالیٰ اسکے مخالفین کو تباہ کر دیتا ہے۔ دیکھو پہلے خلفاء پر لعنت کرنیوالے خود کس طرح لعنتوں کے نیچے آگئے۔ تم میں سے بھی اگر کوئی خلافت کی مخالفت کریگا تو پکڑا جائے گا۔" (درس القرآن المجید مطبوعہ ۱۹۲۱ء)

■ ■ ■

اسلام کی نشأۃِ ثانیہ میں خلافت کا نظام دائمی اور تا قیامت ہوگا

خلافت کے اس دائمی نظام کی وجہ سے اب کوئی اور مجدد نہیں آسکتا

(محترم مولانا سید احمد علی شاہ صاحب فاضل نائب ناظر اصلاح و ارشاد (مقامی) ربوہ)

ا۔ مجددین کی آمد کی پیشگوئی پوری ہوگئی

ہمارے پیارے آقا سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ نے یہ پیشگوئی فرمائی تھی کہ:-

اِنَّ اللّٰہَ یَبْعَثُ لِھٰذِہِ الْاُمَّۃِ عَلٰی رَاْسِ کُلِّ مِائَۃِ سَنَۃٍ مَنْ یُّجَدِّدُ لَھَا دِیْنَھَا۔

(ابوداؤد بحوالہ مشکوٰۃ ص۳۶)

اللہ تعالیٰ اس اُمت کے لئے ہر صدی کے سر پر ایسے اشخاص کو مبعوث فرمائے گا جو اس کے دین کو تازہ کریں گے۔

اس حدیث کی صحت پر سب محدثین (شیعہ و سنّی) متفق ہیں اور یہ بھی مانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے گزشتہ تیرہ صدیوں میں مجدد بھیجے یہاں تک کہ ان کے اسماء گرامی بھی شائع کئے ہیں۔ مثلاً:-

(۱) التفہیم الکبیر مترجم ص۱۸ از شاہ ولی اللہ صاحبؒ

(۲) حج الکرامہ ص۱۳۵-۱۳۹ از نواب صدیق حسن خانصاحب

(۳) مجمع بحار الانوار جلد اوّل ص۲۲۱ از امام محمد طاہر گجراتی

(۴) السیف الصارم ص۸۶-۸۸ از پیر عبد القیوم مجددی ۱۹۳۹ء

(۵) مجالس الابرار ص۲۷۴-۲۸۹

(۶) حسن المساعی نعم الرعیۃ والراعی ۱۳۰۱ھ ص۲۹۶

(۷) منتخب التواریخ مطبوعہ ایران وغیرہ وغیرہ

اب ۱۳۹۷ھ ہے یعنی چودھویں صدی قریب الاختتام ہے۔ مگر اس صدی میں سوائے حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کے اور کوئی مجدد ہونے کا دعویدار نہیں اور اگر کوئی مجدد بالفرض اب آبھی جاوے تو وہ پندرھویں صدی کا مجدد ہوگا۔ مگر چودھویں صدی کا بغیر کسی مجدد کے خالی گزر جانا کیا یہ امر قابلِ غور و فکر نہیں؟

(۲) خلافتِ راشدہ کے دونوں دوروں کا فرق

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد وحدتِ ملی و قومی کے لئے اللہ تعالیٰ نے نظامِ خلافتِ راشدہ کو قائم فرمایا جو کل عالم پر حاوی اور محیط تھا یعنی خلیفہ وقت ان تمام لوگوں کا امیر ہوتا تھا جن کی طرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ہوئی تھی۔ مگر آنحضور کی پیشگوئی کے مطابق وہ نظام صرف تیس برس تک رہا۔ حضور نے بذریعہ الہام الٰہی فرما دیا تھا:-

"اَلْخِلَافَۃُ ثَلَاثُوْنَ سَنَۃً ثُمَّ تَکُوْنُ مُلْکًا۔" (مشکوٰۃ ص۴۶۳

مجمع بحار الانوار جلد اوّل ص۳۹۷)

یعنی خلافتِ راشدہ صرف تیس سال رہے گی۔ پھر دَورِ ملوکیت شروع ہوگا جس کے بعد دَورِ مجددیت ہوگا جس کا حلقہ محدود ہوگا۔ یعنی ایک ایک وقت میں کئی مجدد مختلف ممالک اور علاقوں میں ہو سکتے ہیں۔

لیکن احادیثِ نبویہ سے یہ واضح طور پر ثابت ہوتا ہے کہ اسلام کے دَورِ ثانی میں جب خلافتِ راشدہ قائم ہوگی تو وہ دائمی ہوگی۔ چنانچہ دَورِ اوّل

کے ذکر میں آنحضورؐ فرماتے ہیں۔

ثُمَّ يَرْفَعُهَا اللّٰهُ تعالیٰ ثُمَّ تَكُوْنُ مُلْكًا عَاضًا۔

کہ پھر اللہ تعالیٰ خلافت کو اٹھا دے گا۔ پھر دَور ملوکیت ہوگا۔ جو ایک دوسرے کو کاٹنے والا ہوگا۔ لیکن دَورِ ثانی کے ذکر میں اس کے اٹھ جانے کا کوئی تذکرہ نہیں جیسا کہ فرماتے ہیں

ثُمَّ تَكُوْنُ خِلَافَةٌ عَلٰى مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ ثُمَّ سَكَتَ۔

(مشکوٰۃ ص ۴۶۱)

کہ پھر ایک دفعہ دَورِ خلافت بطریقِ نبوّت جاری ہوگا۔ اس کے بعد حضورؐ خاموش ہو گئے۔ اور پھر فرمایا:-

تَعْمَلُ فِي النَّاسِ بِسُنَّةِ النَّبِيِّ وَيُلْقِي الْاِسْلَامُ بِجِرَانِهٖ فِي الْاَرْضِ

کہ پھر وہی خلافت بطریق نبوت قائم ہوگی جو لوگوں کے درمیان نبی علیہ السلام کی سنّت کے مطابق عمل کرے گی۔ اور اسلام زمین میں پاؤں جمائے گا۔

(مشکوٰۃ ص ۴۶۱ موافقات شاطبی منصبِ امامت بحوالہ رسالہ تجدید و احیاء دین ص ۵۳ مؤلفہ مولوی ابو الاعلیٰ مودودی صاحب)

اسی مقام پر سیّد اسماعیل صاحب شہیدؒ خلافت کی اہمیت یوں بیان کرتے ہیں:-

"خلافت حضرت مہدی علیہ السلام افضل انواعِ خلافتِ راشدہ ہے"۔

(منصبِ امامت مع ترجمہ ص ۵۳ مطبع فاروقی دہلی)

غرضیکہ احادیث واضح کر رہی ہیں کہ اسلام کی نشأۃ ثانیہ میں دَورِ خلافت راشدہ دَورِ اوّل کی طرح تیس سال تک کے لئے محدود عرصہ کے لئے نہیں بلکہ دائمی اور تا قیامت ہوگا۔ اس لئے اس دَور میں علیحدہ کسی اور مجدّد کی ضرورت نہ ہوگی کیونکہ خلافتِ راشدہ کا نظام تجدیدی دَور سے کہیں بڑھ کر اور محیط کل عالم ہوگا۔

۳۔ حضرت امام سیوطیؒ کا ایک شاندار توضیحی بیان

حضرت امام جلال الدین سیوطیؒ (جو اپنی صدی کے مجدّد تھے) نے سابقہ مجددین کے اسمائے گرامی اپنے منظوم کلام میں ذکر کرتے ہوئے "عیسیٰ نبی اللہ" کو ہی اس وقت کا مجدد قرار دیا ہے جیسا کہ فرماتے ہیں ؎

"وآخر المئین فیها یأتی عیسیٰ نبی اللّٰہ ذوالایات یجدد الدین لهذه الامّة"

یعنی۔ "مجددین کی آخری صدی میں "عیسیٰ نبی اللہ" صاحب آیات و بیّنات جب تشریف لائیں گے تو وہی اس وقت امّتِ محمدیہ کی تجدید کے لئے مجدد بھی ہوں گے"۔

پھر حضرت امام سیوطیؒ اس کے ساتھ ہی فرماتے ہیں ؎

وَبَعْدَهٗ لَمْ يَبْقَ مِنْ مُجَدِّدٍ

کہ "امام مہدی مسیح موعود کے بعد کوئی مجدد باقی نہ ہوگا"۔

(حجج الکرامہ ص ۱۳۱ از نواب صدیق حسن خاں صاحب ۱۲۹۱ھ)

حضرت امام سیوطیؒ کے اس ارشاد سے واضح ہو گیا کہ وہ بھی حدیثِ نبوی کی رُو سے اسلام کی نشأۃ ثانیہ میں نظامِ خلافتِ راشدہ کے قیام کی وجہ سے کسی علیحدہ مجدد کی ضرورت نہیں سمجھتے

۴۔ حضرت مسیح موعودؑ "امام آخر الزمان" اور مجدد الفِ آخر ہیں!!

پھر اس چودھویں صدی کے سر پر آنے والے مجدّدِ کامل "امام مہدی مسیح موعود علیہ السلام بھی جو بموجب حدیثِ نبوی حکم اور عدل ہیں فرماتے ہیں:-

"ساتواں ہزار ہدایت کا ہے جس میں ہم موجود ہیں چونکہ یہ آخری ہزار ہے اس لئے ضروری تھا کہ امام آخر الزمان اس کے سر پر پیدا ہو اور اس کے بعد کوئی امام نہیں اور نہ کوئی مسیح مگر وہ جو اس کے لئے بطور ظل کے ہو کیونکہ اس ہزار میں اب دنیا کی عمر کا خاتمہ ہے جس پر تمام نبیوں نے شہادت دی ہے اور یہ امام جو خدا تعالیٰ کی طرف سے مسیح موعود کہلاتا ہے۔ وہ مجدد صدی بھی ہے اور مجددِ الفِ آخر بھی"۔

(لیکچر سیالکوٹ ص ۶-۷)

پس چونکہ مسیح موعود علیہ السلام "مجدد الف آخر" کے بعد نظامِ خلافت کا دائمی وعدہ ہے اس لئے اس کی موجودگی میں کسی علیحدہ مجدد کی ضرورت نہیں۔

۵۔ خلافت "دائمی" اور تا قیامت ہوگی

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے رسالہ "الوصیّة" میں ۱۹۰۵ء میں نہایت واضح اور واشگاف لفظوں میں فرمایا ہے کہ خدا تعالیٰ:-

"دو قسم کی قدرت ظاہر کرتا ہے (۱) اوّل خود نبیوں کے ہاتھ سے اپنی قدرت کا ہاتھ دکھاتا ہے۔ (۲) دوسرے .... نبی کی وفات کے بعد...... خدا تعالیٰ دوسری مرتبہ اپنی زبردست قدرت ظاہر کرتا ہے۔ اور گرتی ہوئی جماعت کو سنبھال لیتا ہے..... جیسا کہ حضرت ابو بکر صدیق کے وقت میں ہوا جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی موت ایک بے وقت موت سمجھی گئی..... تب خدا تعالیٰ نے حضرت ابو بکر صدیق کو کھڑا کر کے دوبارہ اپنی قدرت کا نمونہ دکھایا۔ اور اسلام کو نابود ہوتے ہوتے تھام لیا اور اس وعدہ کو پورا کیا جو فرمایا تھا وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا یعنی خوف کے بعد پھر ہم ان کے پیر جما دیں گے ایسا ہی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے وقت میں ہوا..... ایسا ہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ معاملہ ہوا..... سو اے عزیزو! جبکہ ... تمہارے لئے دوسری قدرت کا دیکھنا بھی ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔ اور وہ دوسری قدرت (یعنی خلافت ناقل) نہیں آسکتی جب تک میں نہ جاؤں گا لیکن جب میں جاؤں گا تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی"۔

(رسالہ الوصیّت ص ۶)

حکم و عدل سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس بیان سے روزِ روشن کی طرح ظاہر ہے کہ نبوت (قدرتِ اولیٰ) کے بعد خلافت کا قیام سُنّت اللہ کے موافق قدرتِ ثانیہ ہے جو جماعتِ احمدیہ میں خدا کے فضل و کرم سے "دائمی" "تا قیامت" اور "غیر منقطع" ہوگی۔ انشاء اللہ تعالیٰ بشرطیکہ جماعتِ احمدیہ عہدِ اوّل کے حالات و واقعات سے سبق حاصل کرکے خلافت کی نعمت کی قدر کرتی رہے۔ خدا تعالیٰ ہمیں نسل در نسل اس کی توفیق بخشتا رہے آمین

۶۔ خلیفہ کی موجودگی میں الگ مجدّد نہیں آسکتا

اس موقع پر سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا ایک اہم ارشاد نقل کر دینا بھی ضروری خیال کرتا ہوں جو آپؓ نے ایک سوال کے جواب میں ۱۶ را پریل ۱۹۴۷ء کو بالفاظِ ذیل فرمایا تھا کہ:-

"خلیفہ خود مجدّد سے بڑا ہوتا ہے اور اس کا کام ہی احکامِ شریعت کو نافذ کرنا اور دین کو قائم کرنا ہوتا ہے پھر اس کی موجودگی میں مجدد کس طرح آسکتا ہے"۔ (الفضل ۱۸ را پریل ۱۹۴۷ء ص ۵ کالم ۲ تا ۳)

★ ★ ★

ربوہ ۹ شہادت (اپریل) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کو ابھی ضعف کافی ہے اور گردوں کی انفکشن بھی باقی ہے۔

احبابِ کرام اپنی متواتر اور مسلسل عاجزانہ دعاؤں میں کمی نہ آنے دیں۔ کہ رحیم و رحمان شافیٔ مطلق خدا ہمارے پیارے آقا ایدہ اللہ تعالیٰ کو جلد از جلد صحت کاملہ و عاجلہ عطا کرے اور آپ کو کام کرنے والی لمبی بابرکت زندگی سے نوازے اور آپ کو اپنے فرشتوں کی حفاظت میں رکھے آمین۔

کبھی نہ بھولنا کہ جب تک اللہ تعالیٰ راضی نہ ہو ہماری زندگیاں بے مقصد ہیں

اللہ تعالیٰ کی محبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور استقلال کے ساتھ پیروی سے ہی ملتی ہے

ہر ایک کو چاہیئے کہ اپنی استعدادوں کی نشوونما کے لئے اپنی کوششوں کو انتہا تک پہنچا دے

جماعت احمدیہ گھانا کے ۵۴ ویں جلسہ سالانہ کے موقعہ پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا خصوصی پیغام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم
وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود
خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھوالناصر

پیارے بھائیو اور بہنو!
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجھے یہ معلوم کر کے بہت خوشی ہوئی ہے کہ آپ اپنا جلسہ سالانہ ۱۰ جنوری ۱۹۸۰ء کو منعقد کر رہے ہیں۔ میں اس موقعہ پر آپ کو ان عظیم ذمہ داریوں کی طرف جو ایک مسلمان احمدی ہونے کے لحاظ سے آپ پر عائد ہوتی ہیں توجہ دلاتا ہوں۔ اور تاکید کرتا ہوں کہ آپ ان ذمہ داریوں کو اخلاص محنت اور استقامت سے ادا کریں۔

آپ کی سب سے پہلی اور اہم ذمہ داری اللہ تعالیٰ کی ذات سے تعلق ہے۔ اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑو۔ اپنے خالق کے لئے انکساری اختیار کرو، اور قرآن مجید کی تعلیم کے مطابق اپنی زندگی بسر کرنے کی کوشش کرو۔ اور کبھی اس بات کو نہ بھولنا کہ جب تک اللہ تعالیٰ ہم سے راضی نہ ہو۔ ہماری زندگیاں بے مقصد ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کی محبت اس وقت تک حاصل نہیں ہو سکتی جب تک ہم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور استقلال کے ساتھ پیروی نہیں کرتے۔

تمہارا دوسرا فرض اور ذمہ داری انسان سے متعلق ہے۔ تم بنی نوع انسان کی بھلائی و بہبودی کے لئے پیدا کئے گئے ہو۔ آپ کے تمام خیالات اور اعمال اسی مقصد کے حصول کے لئے وقف ہونے چاہئیں۔ آپ میں سے ہر ایک کو چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ استعدادوں کی نشوونما کے لئے اپنی کوششوں کو انتہا تک پہنچا دے اور ان استعدادوں اور قویٰ کو بنی نوع انسان کے فائدہ اور بہتری کے لئے استعمال کریں۔ یہ عمل ہے مگر ہم سب کر سکتے ہیں اگر ہم اللہ تعالیٰ کی مدد طلب کریں اور مکمل طور پر اس کے ہو جائیں اور اس کے حقیقی بندے بن جائیں۔

میں اس پیغام کو دلی دعاؤں کے ساتھ ختم کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ تمہیں حقیقی احمدی بنائے اور وہ سب کچھ عطا کرے جس کا اس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سچے پیروکاروں سے وعدہ فرمایا ہے۔

والسلام
دستخط۔ مرزا ناصر احمد خلیفۃ المسیح
ربوہ ۱/۱/۸۰

* * *

اب وقت ہے کہ اسلام کے غلبہ کو قریب تر لانے کے لئے انتہائی قربانی دے دی جائے

اکسٹھویں مجلس مشاورت کے افتتاحی اجلاس سے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطاب

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے مختصر خطاب میں فرمایا کہ غلبۂ اسلام کی صدی جتنی قریب آ رہی ہے اتنی ہی ہماری ذمہ داریاں بڑھ رہی ہیں اور کام زیادہ مشکل ہوتا جا رہا ہے۔ حضور نے فرمایا مگر اس کے ساتھ ساتھ میں یہ بھی سمجھتا ہوں کہ ہم پر اللہ تعالیٰ کے افضال بھی پہلے سے زیادہ نازل ہو رہے ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ ہر احمدی کے دل میں یہ احساس ہونا چاہیئے کہ اسلام کے غالب آنے کا وقت قریب تر آ رہا ہے۔ اور ہماری کسی غفلت کی وجہ سے اس کام میں روک پیدا نہیں ہونی چاہیئے اور اس کے لئے ضروری ہے کہ ہم جو آخری حد امکان ہے اس کے مطابق قربانی پیش کر دیں۔

حضور نے فرمایا کہ اس احساس کا فقدان نہیں ہونا چاہیئے۔ مگر معلوم ہوتا ہے کہ اس کا پورا احساس نہیں ہے۔ حضور نے فرمایا کہ دنیا میں اتنی بڑی بات ہو رہی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا دین دنیا بھر میں غالب ہو رہا ہے اور اگر ہم محض چند ٹکوں کی کمی کی وجہ سے مالی لحاظ سے پیچھے رہ جائیں تو یہ بہت افسوس کی بات ہوگی۔ حضور نے فرمایا کہ اس سے اللہ تعالیٰ یہی کہے گا کہ ان کو اپنے پیسوں کی زیادہ ہے، میرے دین کی فکر نہیں۔

حضور نے احباب جماعت کو تلقین کی کہ وہ اس امر پر غور کریں کیونکہ انسان جب سوچتا ہے تو نئی نئی راہیں اس پر کھل جاتی ہیں۔ اس ضمن میں حضور نے گوجرانوالہ کی جماعت کا ذکر کیا اور فرمایا کہ اس جماعت نے حق پہنچانے کا ایک نیا طریق سوچا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ اگر اس جماعت والے دوسری اور چھوٹی چھوٹی باتوں میں الجھے رہتے اور ان کا دماغ ہوائی باتوں سے آزاد نہ ہوتا تو یہ بات ان کے ذہن میں نہ آتی۔ حضور نے فرمایا کہ اس جماعت میں بھی ایسے لوگ ہوں گے جن کو اس بات کا احساس نہ ہوگا۔ اس لئے پہلی چیز اس وقت سوچنے کی یہ ہے کہ غلبۂ اسلام کا وقت قریب ہے اور اس وقت انتہائی قربانی دے دینی چاہیئے۔ اس کے لئے دنیا جو مانگتی ہے دنیا کو وہ دیں۔ دنیا دلائل مانگتی ہے وہ ان کی زبان میں انہیں سمجھا کر دیں۔ اس کے لئے مربی اور مبلغ مانگتی ہے وہ مہیا کئے جائیں۔ جو کہ فدائی اور دعاگو ہوں۔ اس کے لئے دنیا نشان مانگتی ہے کہتی ہے کہ خدا نہیں ہے۔ خدائی کا ثبوت مہیا کرو۔ حضور نے فرمایا کہ یہ ثبوت ہم نے مہیا نہیں کرنا۔ یہ خدا نے مہیا کرنا ہے۔ ہم دعا کریں اور اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ جھک جائیں گے تو یہ آسمانی نشان اللہ تعالیٰ دے گا اور خدا کے دشمن کو بھی خدا کا پیار عطا ہوگا۔ حضور نے تلقین فرمائی کہ ہماری ساری فکر اور سوچ اسی محور کے گرد ہونی چاہیئے۔ حضور نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق دے۔

□

پروفیسر عبدالسلام کی شکل میں اسلامی تاریخ اپنے آپ کو دوہرا رہی ہے

وہ لوگ ایک دفعہ پھر منظرِ عام پر آرہے ہیں جن کو فراموش کر دیا گیا۔

پروفیسر سلام کو ٹریسٹے کا اعزازی شہری بنانے کی تقریب میں میئر کا خطاب

اسلام آباد۔ ۸ر مارچ۔ پاکستان کے نوبل انعام یافتہ سائنسدان پروفیسر عبدالسلام کو اٹلی کے خوبصورت شہر ٹریسٹے (TRIESTE) کا اعزازی شہری بنایا گیا ہے۔ یہ شہر بحیرہ ایڈریاٹک کے شمالی ساحل پر واقع ہے۔ پروفیسر عبدالسلام نے ۱۹۶۴ء میں یہاں پر نظری طبیعات کا بین الاقوامی مرکز قائم کیا تھا۔

یہاں پر موصول ہونے والی ایک اطلاع میں بتایا گیا ہے کہ اس سلسلہ میں منعقد ہونے والی ایک خصوصی تقریب میں ٹریسٹے کے میئر نے پروفیسر عبدالسلام کو شہر کا اعزازی شہری بنانے کی علامت کے طور پر شہر کا سنہری نشان پیش کیا۔ اس سے پہلے شہر کی میونسپلٹی کونسل نے ایک ریزولیوشن کے ذریعہ متفقہ طور پر یہ اعزاز دینے کا فیصلہ کیا تھا۔

میونسپلٹی کے میئر نے اس موقعہ پر پروفیسر عبدالسلام کو نہایت شاندار الفاظ میں خراجِ تحسین پیش کیا۔ اور کہا کہ

"وہ آج کے دور کے انتہائی اہم سائنسدانوں میں سے ایک ہیں۔"

میئر موصوف نے اس ضمن میں سائنس کے میدان میں مغربی دنیا کے ساتھ اسلامی دنیا کی کارناموں کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ تاریخ اپنے آپ کو دوہرا رہی ہے اور ان لوگوں کو ایک دفعہ پھر منظرِ عام پر لا رہی ہے جن کو فراموش کر دیا گیا ہے۔ یا جو بالادست قوتوں کی محکومی کا شکار رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ انٹرنیشنل سنٹر آف تھیوریٹیکل فزکس میں پروفیسر عبدالسلام نے نہ صرف کائنات کے نہاں در نہاں رازوں کو بے نقاب کرنے کی کوشش کی ہے بلکہ تمام تہذیبوں کے پیچھے ذہنوں کو بھی یکجا کرنے کی کوشش کی ہے۔ اور انہیں یہاں اکٹھا کر کے ذہنی توانائی بہم پہنچانے کا سامان فراہم کیا ہے۔ (پ۔پ۔ا)

(پاکستان ٹائمز ۹ر مارچ ۱۹۸۰ء)

"سر ظفر اللہ خاں نے ہمارے لیے جو کچھ کیا ہم اسے کبھی فراموش نہیں کر سکتے"

گزشتہ ہفتے ایشیائی اور افریقی سفیروں کے گروہ نے ہوٹل انڈونیشیا میں گھانا کے سفیر اور ان کی بیگم کو الوداعی لنچ دیا۔ طعام کے دوران میں تیونس کے سفیر جناب سید سلیم صاحب میرے قریب بیٹھے تھے۔ باتوں باتوں میں انہوں نے پاکستان سے اپنی عقیدت کا ذکر بہت دلنوازی سے کیا۔ کہنے لگے ہم تو اپنی آزادی کے لئے پاکستان کے ممنونِ احسان ہیں۔ سر ظفر اللہ خان اور سید احمد شاہ بخاری نے اقوام عالم کے اجلاس میں ہمارے لئے جو کچھ کیا ہم اسے کبھی فراموش نہیں کر سکتے۔ ان دونوں سے عقیدت کا ایک ادنیٰ ثبوت شہر تیونس میں جاری بڑی سڑکیں ان کے نام نامی سے معنون ہیں۔ شارع ظفر اللہ خان اور شارع سید احمد شاہ بخاری۔ (مکتوب ہالینڈ از روح افزا احمد ہالینڈ)

منقول از اخبار خواتین ۲۳ تا ۲۹ر فروری ۱۹۸۰ء)

نامور مبلغِ اسلام محترم مولانا محمد صادق صاحب سماٹری انتقال کر گئے

نہایت افسوس سے اطلاع دی جاتی ہے کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے دیرینہ خادم نامور مبلغ اسلام محترم مولانا محمد صادق صاحب فاضل سماٹری ۲۰ر مارچ ۱۹۸۰ء جمعرات کی شام ۷۳ سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔ محترم مولانا صاحب موصوف دل کے عارضے میں مبتلا تھے۔ اس روز دوپہر کے وقت دل کا حملہ ہوا اور شام چھ بجے کے قریب انتقال ہو گیا۔

۲۱ر مارچ بروز جمعۃ المبارک کو نماز مغرب سے قبل حضرت سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احاطہ مسجد مبارک میں نماز جنازہ پڑھائی۔ اور نماز مغرب سے قبل مولانا مرحوم کا چہرہ دیکھا۔ اور اپنا دستِ مبارک مولانا مرحوم کے ماتھے پر رکھ کر دعا کی۔ مغرب کی نماز کے بعد تدفین عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر محترم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر نے دعا کروائی۔

محترم مولانا صاحب جامعہ احمدیہ قادیان کے فارغ التحصیل جید عالم تھے۔ انڈونیشیا اور ملائیشیا کے مختلف علاقوں میں بڑے لمبے عرصہ تک تبلیغی جہاد میں مصروف رہنے کی سعادت حاصل کی اور بے شمار سعید روحوں کے ایمان لانے کا سبب بنے۔ آپ پانچ مرتبہ انڈونیشیا تشریف لے گئے اور ہر بار طویل عرصہ وہاں قیام فرما کر تمام عمر خدمتِ اسلام میں بسر کی۔ اس دوران ملائی زبان میں قرآن کریم کا ترجمہ کرنے کی بھی سعادت حاصل کی۔ اس کے علاوہ صحیفہ نویسی میں بھی کام کیا۔ آجکل ریٹائرمنٹ کے بعد تالیف و تصنیف کے علمی شغل میں مصروف تھے۔

احباب کرام سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مولانا مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ اور آپ کے پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ اور ان کا دین و دنیا میں حامی و ناصر اور کفیل ہو۔ آمین

جماعتہائے احمدیہ ویسٹرن ریجن کی پہلی سالانہ ریجنل کانفرنس

مورخہ 25 مئی بروز اتوار سان فرانسسکو میں منعقد ہو رہی ہے۔ جس کے نمایاں مقررین میں مولانا سید محمود احمد صاحب ناصر مبلغ انچارج امریکہ اور مظفر احمد صاحب ظفر صدر جماعت احمدیہ امریکہ سرِ فہرست ہیں۔ ریجن کے سب ممبران کی شمولیت لازمی ہے۔

المعلن: عطاء اللہ کلیم

بینکوں کا سُود اور اشاعتِ اسلام

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک استفسار کے جواب میں سُود کے متعلق فرمایا:-
"ہمارا یہی مذہب ہے اور اللہ تعالیٰ نے بھی ہمارے دل میں ڈالا ہے کہ ایسا روپیہ اشاعتِ دین کے کام میں خرچ کیا جاوے۔ یہ بالکل سچ ہے کہ سُود حرام ہے لیکن اپنے نفس کے واسطے۔ اللہ تعالیٰ کے قبضہ میں جو چیز جاتی ہے وہ حرام نہیں رہ سکتی کیونکہ حُرمت اشیاء کی انسان کے لئے ہے نہ اللہ کے واسطے۔ پس سُود اپنے نفس کے لئے، بیوی بچوں، احباب، رشتہ داروں اور ہمسایوں کے لئے بالکل حرام ہے۔ لیکن اگر یہ روپیہ خالصۃً اشاعتِ دین کے لئے خرچ ہو تو حرج نہیں ہے۔"
(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۱۶)

چونکہ فی زمانہ احبابِ جماعت کو اپنے ذاتی اور کاروباری معاملات میں بنکوں میں روپیہ رکھنا پڑتا ہے اور ایسی رقوم پر بنک قوانین کے مطابق سُود ملتا ہے۔ لہٰذا ایسی رقوم سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادِ مبارک کے مطابق "اشاعتِ اسلام" کی مد میں مرکز سلسلہ میں بھجوانی جانی ضروری ہیں۔ اُمید ہے کہ ایسے احبابِ جماعت حضور علیہ السلام کے ارشادِ مبارک پر عمل پیرا ہو کر خدا تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی حاصل کرنے کے علاوہ اپنے اموال کو بھی بابرکت بنا سکیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

موعظہ حسنہ

حضرت ابراہیم ادہم سے ایک دفعہ ایک شخص نے عرض کیا: "اے شیخ میں اپنے آپ پر بہت ظلم کر چکا ہوں، مجھے کچھ نصیحت فرمائیے۔" فرمایا: اگر تم منظور کرو تو چھ باتیں بتاتا ہوں:
"اول یہ کہ جب حق تعالیٰ کی نافرمانی کرو تو خدا کی دی ہوئی روزی نہ کھاؤ۔" اس نے کہا "پھر کہاں سے کھائیں؟" فرمایا "زیبا نہیں کہ جس کی روزی کھاؤ اس کی نافرمانی کرو۔"
"دوم یہ کہ جب گناہ کرنے کا ارادہ کرو تو خدا کی بادشاہت سے باہر نکل کر گناہ کرو۔" عرض کیا کہ "ساری بادشاہت اسی کی ہے کوئی کہاں جائے؟" فرمایا "یہ نامناسب ہے کہ اس کے ملک میں رہ کر گناہ کیا جائے۔"
"تیسرے یہ کہ گناہ ایسی جگہ کیا جائے جہاں وہ دیکھ نہ سکے۔" کہا "یہ ناممکن ہے وہ دلوں کے بھیدوں سے واقف ہے۔" فرمایا "جب رزق اس کا کھاؤ، اس کے ملک میں رہو تو پھر اس کے سامنے گناہ کرنا کہاں تک انصاف پر مبنی ہے؟"
"چوتھے یہ کہ جب موت کا فرشتہ آئے تو اسے کہو ذرا توبہ کر لینے کی مہلت دے دو۔" عرض کیا "یہ بھی ناممکن ہے وہ میرا کہا نہیں مانے گا۔" فرمایا "جب یہ حال ہے تو اس کے سامنے آنے سے پہلے توبہ کرنی چاہئے۔"
"پنجم یہ کہ جب قبر میں منکر نکیر آئیں تو انہیں باہر نکال دینا۔" کہا "میں یہ بھی نہیں کر سکتا۔" فرمایا "پھر ان کے سوالوں کا جواب دینے کے لئے تیار رہو۔"
"چھٹے یہ کہ قیامت کے دن حساب کتاب کے بعد گنہگاروں کو دوزخ کی طرف بھیجا جائے گا تم دوزخ میں جانے سے انکار کر دینا۔" کہا "یہ بھی ناممکن ہے۔" فرمایا "تو پھر گناہ مت کرو۔"

مولانا محمد ابراہیم

صاحب مبلغ مڈویسٹ ریجن پاکستان میں اپنی رخصت پوری ہونے کے بعد امریکہ واپس تشریف لے آئے ہیں۔

The **ANNOOR** is edited and published for the AHMADIYYA MOVEMENT IN ISLAM, Inc., in the U.S.A. by Ata Ullah Kaleem, Missionary, West Coast Region, from 3336 Maybelle Way, Oakland, California 94619. Phone: 415/261-9481. The American Headquarters of the Ahmadiyya Movement in Islam are located at 2141 Leroy Place, N.W., Washington, D.C. 20008. Phone: 202/232-3737.

AHMADIYYA MOVEMENT IN ISLAM, INC.
WEST COAST REGION
3336 MAYBELLE WAY
OAKLAND, CALIF. 94619